سوال

مساجد کی تعمیر میں زیادہ خرچ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل مساجد کی تزئین وآرائش پر بلا ضرورت بہت زیادہ خرچ کیا جاتا ہے، کیا شرعا ایسا کرنا جائز ہے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو چیز آرائش اور تزئین میں داخل ہے مثلا دیواروں پر ٹائلیں لگانا وغیرہ یا ضرورت سے زائد لائٹنگ وغیرہ تو وہ ممنوع ہے اور جس میں راحت وسکون کا پہلو ہو تو اس کی اجازت نکلتی ہے جیساکہ اے۔ سی وغیرہ۔ ایک روایت کے الفاظ ہیں :

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ»

رواہ أبو داود (449) والنسائی (689) وابن ماجۃ (739) وصححہ الألبانی فی " صحیح أبی داود"۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کہ لوگوں مساجد میں باہم فخر نہ کرنے لگیں۔

اسی طرح حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اثر میں ہے :

روى البخاري (171/1) عن ابن عَبَّاسٍ قولہ : "لَتُزَخْرِفُنَّهَا، كَمَا زَخْرَفَتِ الْيَهُودُ، وَالنَّصَارَى"۔

وہذا الأثر وصلہ ابن أبی شیبۃ فی " المصنف " (309/1) وغیرہ، وصححہ الألبانی فی تحقیق "إصلاح المساجد من البدع والعوائد" لجمال الدین القاسمی (94)، وفی " صحیح أبی داود" الکامل (347/2)۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ تم مساجد کی تزئین وآرائش اسی طرح کروگے جیساکہ یہود ونصاری نے اپنی عبادت گاہوں کی کی ہے۔

۲۔ جب مساجد کی تزئین وآرائش جائز نہیں ہے تو اس میں فی سبیل اللہ کی مد میں خرچ بھی درست نہیں ہے۔ الموسوعة الفقهية میں ہے کہ حنفیہ اور حنابلہ کے نزدیک مال وقف کے ساتھ مساجد کی تزئین وآرائش حرام کام ہے۔ شافعیہ کا قول بھی یہی ہے کہ مال وقف کو اس مقصد کے لیے استعمال نہیں کیا جا سکتا ہے۔

وفی "الموسوعة الفقهية" (275/11):

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی